عبد الرشید عراقی

علامہ احسان الٰہی ظہیر اور ان کی تصانیف

ایک بچھڑے ہوئے رفیق کی یاد جب کبھی آتی ہے' تڑپا جاتی ہے۔ زندگی کی روزانہ مصروفیات میں کسی کا نام سرسری طور پر دل و دماغ میں گونج جانا علیحدہ چیز ہے۔ لیکن جب وہ جذبات کو متاثر کر کے یاد آئے تو اس کی کیفیت دوسری ہو جاتی ہے' بقول حسرت موہانی ۔

نہیں آتی جو یاد ان کی مہینوں تک نہیں آتی
مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کی یاد بھی ایسی ہی ایک چیز ہے۔ تین چار سال پہلے علامہ شہید ہمارے درمیان علم و تحقیق کے موتی بکھیرتے نظر آتے تھے۔ کسی کے وہم میں بھی نہ تھا کہ علم کا یہ چشمہ صافی اچانک تھم جائے گا۔ لیکن آج میں ان کی تصانیف کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ اب ان تصانیف میں اضافے کے سارے امکانات ختم ہو چکے ہیں۔ اب ان کی کتابوں میں نہ کوئی اضافہ ہو گا۔ نہ کمی ہو گی۔ نہ اغلاط نامہ لگے گا۔ اور نہ تبدیلی ہو گی۔ یہ کتب ہمارے اور ہماری نسلوں کے درمیان علامہ شہید کے فکری وجود کی ہمیشہ یونہی نمائندگی کرتی رہیں گی۔

لیکن ان تصانیف کا تذکرہ کرنے سے پہلے علامہ شہید کی دلاویز شخصیت کی ایک جھلک بھی دکھانا چاہتا ہوں۔ علامہ شہید کی شخصیت بڑی دلاویز با رعب اور پر کشش تھی۔ اور اس کے ساتھ بڑے ملنسار' متواضع طبع کے مالک تھے۔ جب ملتے' خندہ پیشانی سے ملتے۔ گفتگو اکثر علمی موضوعات پر کرتے' خصوصاً عالم عرب سے ان کی واقفیت بڑی وسیع تھی۔

برصغیر پاک و ہند کے عربی مدارس میں صحیح عربیت کا ذوق مفقود ہے اور سینکڑوں دینی مدارس جو عربی تعلیم کے مدرسے کہلاتے ہیں وہاں عربی زبان اپنی صحیح شکل میں سمجھی اور لکھی نہیں جاتی۔ اور خال خال ہی ایسے افراد ہوتے ہیں جو زبان و ادب کا صحیح ذوق رکھنے والے کہے جا سکتے ہیں۔ انہی خال خال افراد میں علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید بھی تھے۔ جو عربی ادب پر فنی

مہارت رکھتے تھے۔ اس زبان کے صاحب طرز ادیب تھے۔

علامہ شہید" کی یادگار صرف ان کی کتابیں ہیں جو ہمارے درمیان رہ گئی ہیں یا ان کی پرخلوص باتیں جو اس وقت تک ہمارے کانوں میں گونجتی رہیں گی جب تک قوت احساس باقی ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی کتابوں کا موضوع " فرق " ہے اور یہ موضوع ان کی افتاد طبع کے مطابق تھا۔ جیسا کہ علامہ شہید اپنے ایک انٹرویو جو ماہنامہ " قومی ڈائجسٹ " فروری سنہ ۱۹۸۷ میں چھپا' فرماتے ہیں کہ:

" فرق کا موضوع میری افتاد طبع کے مطابق ہے۔ میرے شوق خطابت نے بھی فرق کے موضوعات پر زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے کے لئے مہمیز کا کام کیا ہے... میں بچپن سے ہی ادب کا دلدادہ ہوں۔ اردو زبان اور عربی زبان میں میرے جو مضامین چھپتے رہے ہیں ان میں زیادہ تر ادب و انشاء کے بارے میں تھے۔"

فرق پر لکھنے کے لئے انداز تحریر میں خطابت کا انداز پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس بارے میں علامہ شہید فرماتے ہیں:

" فرق پر لکھنے کے لئے انداز تحریر میں جس باریک بینی اور گہرے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے' یہ خوبی بحمد اللہ میرے پاس بدرجہ اتم موجود ہے۔ میں مطالعہ اور محنت سے کبھی نہیں گھبراتا۔ فرق پر لکھنے کے لئے جس تقابلی مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے' میں فن خطابت سے متعلق ہونے کے باعث اس کا خوگر تھا۔"

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید نے فرق کو اپنا کیوں موضوع بنایا۔ اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ:

" علوم اسلامیہ کی تعلیمات میں فرق و ادیان کے موضوع سے ایک الگ مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ مدینہ یونیورسٹی میں بھی یہ مضمون نصاب میں شامل تھا۔ جس زمانے میں میں مدینہ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا۔ اس دوران میں نے محسوس کیا کہ یونیورسٹی کے اساتذہ اس موضوع پر دسترس نہیں رکھتے۔ وہ ادیان کا تقابلی جائزہ تو بہتر طور پر پیش کر سکتے تھے' مگر مختلف فرقوں کے متعلق

ان کی معلومات اتنی نہیں تھیں ' جو اساتذہ کے پاس ہونی چاہئے تھیں ۔ لہذا میں نے افتاد طبع اور ذہنی رجحان کے باعث کتابوں کی تالیف کی حد تک خود کو اسی موضوع کے لئے وقف کر دیا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید نے فرق پر جو کتابیں لکھی ہیں وہ عربی زبان میں لکھیں اور ان میں ایک دو کو فارسی اور انگریزی زبان میں بھی ترجمہ کیا۔

قادیانی فرقہ ' شیعہ ' بہائیہ ' بریلویہ ' بابیہ اور اسماعیلیہ اور صوفیہ فرقوں کو علامہ شہید نے اپنی تصانیف کا موضوع بنایا۔ علامہ کی تصانیف کی فہرست درج ذیل ہے:

القادیانیہ

الشیعہ والسنہ ' الشیعہ و اہل البیت ' الشیعہ و القرآن ' الشیعہ والتشیع ' بین الشیعہ و اہل السنہ ' الاسماعیلیہ

البابیہ

البہائیہ

البریلویہ

التصوف ' دراسات فی التصوف

شیعہ اور سنت (فارسی)

قادیانیت ' بریلویہ ' شیعت (انگریزی)

مرزائیت اور اسلام ' سفر حجاز ' حج اور عمرہ (اردو)

کتاب الوسیلہ امام ابن تیمیہ ' ترتیب و تنقیح (عربی سے اردو انگریزی ترجمہ)

کتاب التوحید امام محمد بن عبد الوھاب (انگریزی ترجمہ)

علامہ احسان الٰہی ظہیر نے اپنی تصانیف میں اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ امت اسلامیہ کے لئے یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ہر فرقہ نے اتحاد و اتفاق کا دعوی کیا ہے مگر اس میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں ہے ۔ اتحاد و اتفاق کی بجائے انتشار و اختلاف کو ہوا دی ہے ۔ قادیانی گروہ جو انگریز کی پیداوار ہے اور اسلام کے چہرے پر بدنما داغ ہے وہ بھی اتحاد و اتفاق کی بات کرتا ہے ۔ حالانکہ ان کے اس دعوی میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں ۔ اسی طرح فرقہ بہائیہ ' فرقہ بابیہ اور فرقہ شیعہ

بھی اتفاق و اتحاد کی بجائے اختلاف و انتشار کو ہوا دینے میں مصروف عمل ہیں۔ فرقہ بریلویہ عجیب طرز کا فرقہ ہے۔ اس نے مشرکانہ عقائد و رسومات کو رواج دیا ہے۔ اور نماز روزے کی دعوت کی بجائے عرس، قوالی، پیر پرستی اور نذرونیاز دے کر گناہوں کی بخشش وغیرہ جیسے عقائد کو زیادہ اہمیت دی ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر اپنی تصانیف کے بارے میں یوں اظہار خیال کرتے ہیں کہ میری کتابوں نے علمائے اسلام کے لئے فرق پر لٹریچر کے فقدان کو ختم کردیا ہے۔ اور میں نے فرق پر کتابیں لکھ کر اسلام کی خدمت کی ہے۔ تفرقہ نہیں پھیلایا ہے۔ فرق بتایا ہے۔ لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹنے اور اسلام کو صرف اور صرف قرآن اور سنت کے مطابق دیکھنے کی ترغیب دی ہے۔ ہر فرقے کی ایک تاریخ ہوتی ہے اور کچھ عقائد ہوتے ہیں۔ میں نے جس فرقہ پر بھی کتاب لکھی ہے اس کی تاریخ اور عقائد کو اسی فرقے کی کتابوں سے اخذ کیا ہے۔ اگر کسی فرقے کی تاریخ قلم اٹھایا ہے تو اس کی تاریخ کے لئے خارجی حوالوں کا سہارا نہیں لیا۔ اسی فرقے کی لکھی ہوئی کتابوں سے اس کی تاریخ لکھی ہے۔ اسی طرح عقائد کے حوالہ جات بھی اسی فرقے کی کتابوں سے دئے گئے ہیں۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی تصانیف کی سب سے نمایاں صفت یہ ہے کہ زبان کی صحت، محاورات کی صحیح استعمال، فصیح و بلیغ الفاظ کا انتخاب اور بلیغ تراکیب کی آرائش کو پیش نظر رکھا ہے، اور اس کے ساتھ تحریر میں سلاست اور روانی بھی ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک خوبی یہ بھی ہے کہ عجمی اور عربی کا فرق کہیں محسوس نہیں ہوتا۔